تصدیر
ڈاکٹر لوتھر اسٹارڈ۔
اے۔ ایم۔ پی ایچ ڈی
ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ

آہ اے مردِ مسلماں تجھے کیا یاد نہیں
حرفِ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَر
(اقبالؒ)

www.KitaboSunnat.com

کلمۂ توحید کا فکری پہلو

مجددِ الدعوۃ الاسلامیہ شیخ الاسلام امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ

تہذیب و ترجمہ مع نکتہ توحید

عبدالجبار سلفی ایم اے (وفاق) او۔ ٹی فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ (رعد ۱۷) اللہ نے آسمان سے پانی برسایا۔ اور ہر ندی نالہ اپنے ظرف کیمطابق اسے لیکر چل نکلا۔ پھر جب سیلاب اٹھا تو سطح پر جھاگ بھی آگئے اور ایسے ہی جھاگ ان دھاتوں پر بھی اٹھتے ہیں۔ جنہیں زیور اور برتن وغیرہ بنانے کیلئے لوگ پگھلایا کرتے ہیں۔ اسی مثال سے اللہ حق اور باطل کے معاملے کو واضح کرتا ہے جو جھاگ ہے وہ اڑ جایا کرتا ہے۔ اور جو چیز انسانوں کیلئے نفع مند ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔

۱۱۵۷ھ میں جب امام محمد بن عبدالوہاب اور امیر محمد بن سعود نے توحید رب العالمین اور سنن مصطفویہ کی ترویج و اشاعت کا بیڑا اٹھایا تو باطل نے بڑے زور و شور سے مقابلہ کیا! اور دیکھتے ہی دیکھتے جھاگ کیطرح حق پر اچھالا جو کہ صاف و شفاف پانی اور خالص سونے کیطرح تھا، چھا گیا۔ ترکوں، مصریوں، مزاروں کے گدی نشینوں اور انگریزوں نے وہابی وہابی کی وہ رٹ لگائی کہ الامان والحفیظ اور ظالم و مشرک پاشا نے انہیں ملیامیٹ کرنے کی ٹھان لی۔ اور لاؤ لشکر لیکر ان پر فوج کشی کی۔ انہیں توحید الٰہی پھیلانے کے جرم میں توپوں سے اڑایا۔ اور پاکیزہ لاشوں کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندا۔ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (بروج) آستانوں کے گدی نشینوں اور مجاوروں کی اپنی مجبوری تھی۔ وہ غریب عوام کے نذرانوں سے جاگیرداریں بنائے بیٹھے تھے۔ انہیں اس تحریک کی کامیابی سے گدیاں چھن جانے اور کسب و ہنر کے ذریعے روزی کما کر کھانے کی فکر کھائے جا رہی تھی۔ کھائے ہوئے تھی اسلیئے انہوں نے بھی پورا زور صرف کیا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادھر برصغیر میں مجاہدین اسلام نے انگریزوں کی نیند حرام کر رکھی تھی اسلیئے انگریز نے دین فروش مولویوں کے ذریعے لفظ وہابی کو ہوّا بنا کر سادہ لوح مسلمانوں کو بیوقوف بنایا اور مجاہدین کیخلاف اتنی نفرت پیدا کی کہ شیخ الاسلام کی تحریک کو عوام سمجھ نہ سکے اور پروپیگنڈے سے متاثر ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی بیان کی ہوئی مثال کیمطابق ایک عرصہ تک توحید، باطل کے شور و غوغا میں دبا رہا۔ بعد میں باطل جھاگ کیطرح اڑ گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارض حجاز مقدس اور حرمین شریفین کو توحید کے علمبرداروں کے کنٹرول میں دے دیا۔ اور وہ انقلاب جسکی بنیاد شیخ الاسلام امام محمد بن عبدالوہاب نے شاہ ابن سعود کے تعاون سے رکھی تھی، پوری دنیا اسکے نور سے جگمگا اٹھی۔ اور آج ارض حجاز، مصر، برصغیر پاک و ہند، افریقہ وغیرہ نور توحید سے منور ہو رہے ہیں۔ شیخ کی دعوت عربی میں تھی۔ اردو خواں طبقہ کی سہولت کیلئے بندہ نے رسالہ ہدیۃ طلبۃ کا ترجمہ رواں دواں اردو زبان میں کیا ہے تاکہ مسلم نوجوان اسے پڑھ کر عقیدہ درست کریں۔ اور جنت الفردوس کے وارث بن جائیں۔

نیز بندہ نے تصدیر کے طور پر ایک غیر جانبدار اور بین الاقوامی مؤرخ کی ایک تاریخی شہادت شامل اشاعت کی ہے جسکا اعتراف الفضل ما شهدت به الاعداء کے ضمن میں آتا ہے۔ امید ہے کہ مسلمان سکالرز اس تحریر کو دلچسپی سے پڑھیں گے کیونکہ ... قدر جوہر جوہری۔

عبدالجبار سلفی بن ولی محمد

(ڈاہر)

۹۹ ... ماڈل ٹاؤن ...
08329

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

As for religion, it was as decadent as everything else. The austere monotheism of Mohammed had become overlaid with a rank growth of superstition and puerile mysticism. The mosques stood unfrequented and ruinous, deserted by the ignorant multitude, which, decked out in amulets, charms, and rosaries, listened to squalid fakirs or ecstatic dervishes, and went on pilgrimages to the tombs of "holy men," worshipped as saints and "intercessors" with that Allah who had become too remote a being for the direct devotion of these benighted souls. As for the moral precepts of the Koran, they were ignored or defied. Wine-drinking and opium-eating were well-nigh universal, prostitution was rampant, and the most degrading vices flaunted naked and unashamed. Even the holy cities, Mecca and Medina, were sink-holes of inquity, while the "Hajj," or pilgrimage ordained by the Prophet, had become a scandal through its abuses. In fine: the life had apparently gone out of Islam, leaving naught but a dry husk of soulless ritual and degrading superstition behind. Could Mohammed have returned to earth, he would unquestionably have anathematized his followers as apostates and idolaters.

Yet, in this darkest hour, a voice arose crying out of the vast Arabian desert, the cradle of Islam, calling the faithful back to the true path. This puritan reformer, the famous Abd-el-Wahab, kindled a fire which presently spread to the remotest corners of the Moslem world, purging Islam of its sloth and reviving the fervour of olden days. The great Mohammedan Revival had begun.

Mohammed ibn Abd-el-Wahab was born about the year A.D. 1700 in the heart of the Arabian desert, the region known as the Nejd.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[Into this atmosphere of an older and better age, Abd-el-Wahab was born. [Displaying from the first a studious and religious bent, he soon acquired a reputation for learning and sanctity. Making the Meccan pilgrimage while still a young man, he studied at Medina and travelled as far as Persia, returning ultimately to the Nejd. He returned burning with holy wrath at what he had seen, and determined to preach a puritan reformation. For years he wandered up and down Arabia, and at last he converted Mahommed, head of the great clan of Saud, the most powerful chieftain in all the Nejd. This gave Abd-el-Wahab both moral prestige and material strength, and he made the most of his opportunities. Gradually, the desert Arabs were welded into a politico-religious unity like that effected by the Prophet. Abd-el-Wahab was, in truth, a faithful counterpart of the first caliphs, Abu Bekr and Omar. When he died in 1787 his disciple, Saud, proved a worthy successor. The new Wahabi state was a close counterpart of the Meccan caliphate. Though possessing great military power, Saud always considered himself responsible to public opinion and never encroached upon the legitimate freedom of his subjects. Government, though stern, was able and just. The Wahabi judges were competent and honest. Robbery became almost unknown, so well was the public peace maintained. Education was sedulously fostered. Every oasis had its school, while teachers were sent to the Bedouin tribes.]

(ترجمہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

22-21-20

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵

شیخ الاسلام والمسلمین

امام محمد بن عبدالوہابؒ
اور
انکی دعوت کا اثر

از۔ لوتھروپ اسٹارڈ۔ اے۔ ایم۔ پی۔ ایچ۔ ڈی ہارورڈ امریکہ

(فاضل مصنف اٹھارویں صدی عیسوی میں اسلامی دنیا کے خوفناک سیاسی، معاشی اور اخلاقی زوال کے تذکرے کے بعد لکھتا ہے۔)

مذہب بھی دیگر امور کی طرح پستی میں تھا۔ تصوف کے طفلانہ توہمات کی کثرت نے خالص اسلامی توحید کو ڈھک لیا تھا۔ مسجدیں ویران و سنسان پڑی تھیں۔ عوام جہال ان سے بھاگتے تھے۔ اور تعویذ گنڈے اور مالا میں پھنس کر گندے فقرا اور دیوانے درویشوں سے اعتقاد رکھتے تھے۔ اور بزرگوں کے مزاروں پر زیارت کو جاتے تھے۔ اور ان کی پرستش بارگاہ ایزدی کے شفیع اور ولی کے طور پر کی جاتی تھی، کیونکہ ان جہال کا خیال تھا۔ کہ خدا ایسا برتر ہے کہ وہ اس کی طاعات بلا واسطہ نہیں ادا کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید کی اخلاقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم کو نہ صرف پس پشت ڈال رکھا تھا. بلکہ اس کی خلاف ورزی بھی کیجاتی تھی۔ افیون و شراب خوری عام ہو رہی تھی، زناکاری کا زور تھا. اور ذلیل ترین اعمال قبیحہ کھلم کھلا بے حیائی کے ساتھ کیئے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ مقامات مقدسہ یعنی مکہ اور مدینہ افعال قبیحہ کے قعر مذلت بن گئے تھے. اور حج جس کو رسول اللہ نے فرائض میں تعلیم کیا تھا. بدعات کیوجہ سے حقیر ہو گیا تھا. فی الجملہ اسلام کی جان نکل چکی تھی۔ اور محض بے روح رسمیات اور متبذل توہمات کے سوا کچھ نہ رہا تھا. اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم پھر دنیا میں آتے تو وہ اپنے پیروان کے ارتداد اور بُت پرستی پر بیزاری کا اظہار فرماتے. اس جہالت کے زمانہ میں وسیع عربی ریگستان یعنی مہد اسلام سے مؤمنین کو صراط مستقیم کیطرف دعوت دینے والی صدا پیدا ہوئی، اس مخلص مصلح یعنی محمد عبدالوہاب نے ایسا نور ہدایت روشن کیا. جو اسلامی دنیا کے ہر گوشہ میں پھیل گیا، اور اسلام کو خواب غفلت سے بیدار کر کے قرون اولیٰ کے جوش کو تازہ کر دیا. مسلمانوں کی اہم نشاۃ ثانیہ (نئی پیدائش) کا یہیں سے آغاز ہو گیا. اس دیرینہ تر اور برتر عہد کی فضا میں (محمد بن) عبدالوہاب کی صدا پیدا ہوئی. ابتداء ہی سے ان کو مطالعہ کتب اور مذہب کا شوق تھا، اور بہت جلد ان کے علم اور تقدس کی شہرت ہو گئی. عنفوان شباب ہی میں وہ حج بیت اللہ کو گئے. انہوں نے مدینہ میں بھی تحصیل علم کرنے کے بعد ایران تک سفر کیا.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بالآخر نجد واپس آئے۔ واپسی پر اپنے مشاہدات کے لحاظ سے ان کے دل میں غیظ و غضب پیدا ہوا۔ اور انہوں نے بے لوث اصلاح کی تبلیغ کا مصمم ارادہ کرلیا۔ سالہا سال تک وہ اطراف عرب میں گھومتے رہے۔ اور بالآخر انہوں نے قبیلہ سعود کے شیخ محمد کو جو نجد میں سب سے بڑے سردار تھے۔ اپنا ہم خیال بنالیا۔ اسی سے (محمد بن) عبدالوہاب کو اخلاقی اقتدار اور مادی تقویت حاصل ہوگئی۔ اور انہوں نے اس زریں موقع سے پورا فائدہ اٹھایا۔ بتدریج صحرائی عربوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کیطرح سیاسی اور مذہبی اتحاد قائم ہوگیا۔ درحقیقت (محمد بن) عبدالوہاب پہلے خلفاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے سچے پیرو تھے۔ ۱۷۸۷ء میں جب وہ مرے۔ تو سعود ان کے قابل جانشین ہوئے۔ جدید وہابی سلطنت قریب قریب مکہ کی خلافت کا نمونہ تھی، اگرچہ سعود کی فوجی طاقت زیادہ تھی لیکن انہوں نے اپنے آپ کو رائے عامہ کا پابند سمجھا۔ اور اپنی رعایا کی جائز آزادی میں کبھی مداخلت نہ کی طرز حکومت اگرچہ سخت لیکن عادلانہ اور اچھا تھا۔ وہابی قضاۃ لائق اور ایماندار تھے۔ امن عامہ ایسے کامل طور سے قائم کیا گیا تھا کہ رہزنی کا سدباب ہوگیا تھا۔ تعلیم سرگرمی سے پھیلائی جاتی تھی۔ ہر نخلستان میں مدرسے تھے، اور بدوی قبائل میں معلم بھیجے جاتے تھے۔ تحریکات اخوان دس سال ہوئے وسط عربستان یعنی نجد میں مجہول طور سے شروع ہوئی۔ یہ براہ راست وہابیت کی شاخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جس سے یہ کسی اصول میں مختلف نہیں ہے۔ تحریک اخوان کی ترقی ایسی سرعت سے ہوئی۔ کہ آجکل وہ نجد پر حاوی ہے۔ اور اس کا سرکردہ صحرائے عرب کا سب سے زبردست شیخ بن سعود ہے جو اس سعود کی اولاد میں سے ہے۔ جو سو سال ہوئے وہابی تحریک کا سرکردہ تھا۔ اخوان کا مذہبی جوش غیر معمولی بتایا جاتا ہے۔ اور اس کا مکمل نظام عمل وہی قدیم وہابی خواب یعنی کل دنیا کے مسلمانوں کو خالص مذہب اسلام میں لانا ہے۔" (دی نیو ورلڈ آف اسلام صفحات ۲۰، ۲۱، ۲۲)

مشرکین مکہ کے الٰہ کیسے تھے۔

——— امام الہند مفسر قرآن حضرت مولانا ابو الکلام آزادؒ مرحوم و مغفور اپنی گرانمایہ تفسیر ترجمان القرآن میں فرماتے ہیں کہ قرآن نے جابجا یہ حقیقت واضح کی ہے۔ کہ روحانی اعتقاد کے ساتھ ایک بالاتر ہستی کو پکارنا بندگی و نیاز کا ایک ایسا فعل ہے جو صرف خدا ہی کیلئے ہونا چاہیئے۔ اگر کسی دوسری ہستی کیلئے کیا گیا تو یہ شرک ہوگا۔ یہی مقام ہے جہاں پیروان مذاہب نے ٹھوکر کھائی۔ وہ توحید ربوبیت میں نہیں کھوئے گئے۔ کیونکہ خالق و رب خدا ہی کو مانتے تھے۔ توحید الوہیت میں گمراہ ہو گئے۔ یعنی اپنی دعاؤں اور منتوں، مرادوں کے لئے بہت سے آستانے بنا لئے جسے قرآن "اِلٰہ" بنا لینے سے تعبیر کرتا ہے۔

ترجمان القرآن جلد دوم صـ ۴۹، مطبوعہ مکتبہ سعید ناظم آباد نمبر ۲ کراچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علیٰ نبیہ ۔

سوال | مجدد الدعوۃ الاسلامیۃ، شیخ الاسلام والمسلمین امام محمدؒ بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے کلمہ طیبہ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے اصلی مفہوم و معنٰی کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا۔

جواب | اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرماتے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہی کلمہ طیبہ (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کفر اور اسلام کے درمیان فرق کرنیوالا ہے۔ اور یہی کلمۃ التقویٰ ہے۔ اور یہی عُروۃ الوثقیٰ (مضبوط زنجیر مراد مذہب اسلام) ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جسے جدالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے باقی رہنے والا کلمۃ فرمایا۔ (ان سے اس پر کاربند رہنے کا عہد لیا) تاکہ وہ اسے حرز جاں بنالیں۔ اس کلمۃ کے پڑھنے کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے حقیقی مقصد سے غافل ہو کر محض زبان سے اس کا اقرار اور ورد کرلیا جائے۔ کیونکہ اسطرح کا اقرار اور ورد تو وہ منافقین بھی کرتے ہیں جو قیامت کے دن جہنم میں کفار سے بھی [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ وہ نماز بھی ادا کرتے ہیں۔ اور صدقہ بھی دیتے ہیں۔

کلمہ طیبہ کا حقیقی مقصد

اس کلمہ طیبہ کے پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے معنیٰ و مقصد کو سمجھتے ہوئے دل کی گہرائی اور کامل محبت سے اس کا اقرار کیا جائے اور اس کلمہ (کے تقاضوں پر پورا اترنے) والوں کے ساتھ پیار کیا جائے۔ اور اس کے مخالفوں سے بغض اور دشمنی رکھی جائے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اس کی وضاحت ہوتی ہے آپ کا ارشاد ہے۔

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا۔

کہ جس نے خلوص دل سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کیا۔ ایک روایت میں ہے۔ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ۔ کہ جس نے خلوص دل سے اس کی تصدیق کی ــــ ایک اور حدیث میں ہے۔ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهٖ۔ کہ جس نے سچے دل سے اس کا اقرار کیا، ایک اور حدیث میں اس طرح ہے

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ کہ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی: کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ کے سوا جن کی پرستش کی جاتی ہے ان کا انکار کیا۔ اس قسم کی اور حدیثیں بھی ہیں جو اس کلمے کی شہادت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق اکثر لوگوں کی ناواقفیت پر دلالت کرتی ہیں۔ (جو اخلاص اور اس کے تقاضے سے غافل ہو کر سمجھتے ہیں۔ کہ صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے جنت مل جاتی ہے۔)

کلمہ طیبہ کا مفہوم

معلوم ہونا چاہیئے کہ اسی کلمہ میں نفی بھی ہے اور اثبات بھی!

اس میں اللہ تعالیٰ کے سوا تمام مخلوقات سے اُلوہیت کی نفی ہے یہاں تک کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل امین علیہ السلام سے بھی (کہ یہ بھی متصرف فی الامور در حاجت روا و مشکل کشا نہیں۔ اور نہ ہی یہ رکوع و سجود کے مستحق ہیں۔ اور نہ ہی ان کے نام پر نذر و نیاز دی جا سکتی ہے) چہ جائیکہ دوسرے اولیاء اور بزرگوں کو الٰہ یا (حاجت روا و مشکل کشا دیوتا) سمجھا جائے۔ اور ان میں یہ چیزیں ثابت کی جائیں۔

جب آپ اس بات کو سمجھ گئے۔ تو اس اُلوہیت کے متعلق سوچیئے۔ جیسے ربّ العزت نے اپنے لیئے ثابت کیا ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل امین وغیرہم سے اس کی نفی کی ہے۔ کہ وہ ذرہ برابر بھی اُلوہیت کے مستحق نہیں (وہ اُلوہیت کیا ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُلوہیت سے مُراد

معلوم ہونا چاہیئے کہ یہی وہ اُلوہیت ہے جسے (آج کل) ہمارے زمانہ کے عوام ولایت اور سِرّ (معرفت) کہتے ہیں۔ اور الٰہ کا معنیٰ وہ ولی جسمیں سِرّ ہو۔ اور ان کو وہ فقیر اور شیخ کہتے ہیں۔ اور عام لوگ انہیں سیّد وغیرہ ناموں سے تعبیر کرتے ہیں۔ (جیسے ہمارے ملک میں لوگوں نے اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ بنا رکھے ہیں۔ اور انہیں خواجہ، غریب نواز، داتا، سرکار بھی کہتے ہیں۔ ان سب کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ:۔

اللہ نے اپنی مخلوق میں سے کچھ لوگوں کو خواص کا مرتبہ دیا ہے۔ اور وہ اس بات سے راضی ہوتا ہے۔ کہ عوام ان سے فریاد کریں اور ان کی پناہ پکڑیں۔ اور ان سے استغاثہ کریں۔ اور انہیں اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ اور وسیلہ بنائیں۔ ہمارے زمانے کے جاہل یا مشرک جن بزرگوں یا ولیوں کو واسطے اور وسیلے کہتے ہیں۔ انہی جیسے ولیوں اور بزرگوں کو پہلے وقتوں کے مشرک لوگ اِلٰہ (مشکل کشا) کہتے تھے۔ اور کسی شخصیت کو اپنی فریادوں کے لیئے واسطہ یا وسیلہ بنانا ہی اِلٰہ بنانا ہے۔ اور انسان کا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ان واسطوں وسیلوں کا ابطال کرنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابلِ غور چیزیں

اگر آپ مکمل طور پر اس حقیقت کو سمجھنا چاہتے ہیں. تو دو چیزوں پر غور کریں.

۱. ایک تو یہ کہ وہ کفار جن کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائیاں لڑیں. اور انہیں قتل کیا. اور ان کے مال لوٹے اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنایا. وہ سب کے سب اللہ کی توحید ربوبیت کا اقرار کرتے تھے. کہ اللہ کے سوا نہ تو کوئی رازق ہے نہ خالق اور نہ اس کے سوا کوئی زندہ کرنیوالا ہے نہ مارنے والا، اور نہ ہی اس کے سوا کوئی دنیا کے کاموں کی تدبیر کرنیوالا ہے. جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ان کا اقرار بیان کیا ہے. کہ

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ (یونس ۳۱)

(اے پیغمبر) ان سے پوچھئے کہ تمہیں آسمان اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟ یا آنکھوں اور کانوں کا مالک کون ہے؟ اور زندہ کو مردے اور مردے کو زندہ سے کون نکالتا ہے؟ اور سب کاموں کا تدبیر کون کرتا ہے؟ یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مسئلہ بہت بڑا اور اہم ہے۔ کہ جب کفار ان سب باتوں کی گواہی دیتے تھے۔ اور ان سب چیزوں کا اقرار کرتے تھے۔ تو پھر اس اقرار نے نہ تو انہیں اسلام میں داخل کیا۔ اور نہ ہی ان کے اموال اور ان کے خون کو حرام کیا۔ حالانکہ وہ صدقہ دیتے تھے۔ اور حج اور عمرہ کرتے تھے۔ اور خوفِ الٰہی سے عبادت بھی کرتے تھے۔ اور کچھ حرام اشیاء کو ترک بھی کرتے تھے۔

دوسری قابلِ غور بات،

وہ امر جس نے انہیں کافر قرار کر دیا۔ اور ان کے مال و دولت اور ان کے خون کو حلال کیا۔ وہ یہ کہ انہوں نے اللہ رب العزت کے لیئے توحید الوہیت کی گواہی نہ دی تھی۔

توحید الوہیّت

یہ کہ اللہ کے علاوہ نہ تو کسی (غائب یا قبر میں مدفون شخصیت) کو پکارا جاتے۔ اور نہ ہی اللہ کے سوا کسی سے امید و البسطہ کی جاتے۔ اور نہ ہی اللہ کے سوا کسی سے (معنوی امور شفاء، طلب اولاد وغیرہ کے لیئے) استغاثہ کیا جاتے۔ اور نہ ہی اللہ کے علاوہ کسی کے نام پر ذبح کیا جاتے۔ اور نہ ہی اس کے سوا کسی کے نام کی نذر و نیاز دی جاتے۔ یہ عبادات اللہ کے سوا کسی کے لیئے جائز نہیں خواہ وہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیراللہ کوئی مقرب فرشتہ ہو یا نبی مرسل ہو جو کوئی شخص غیراللہ سے (ما وراء الاسباب معنوی امور میں) استغاثہ کرے یا ان کے نام پر جانور ذبح کرے یا ان کے نام کی نذر مانے وہ اسلام سے نکل جائیگا اور کافر ہو جائیگا۔

ان سب باتوں سے پڑھ کر آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ مشرکین عرب جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائیاں لڑیں۔ وہ مقرب فرشتوں اور حضرت عیسٰی اور حضرت عزیز علیہما السلام جیسے جلیل القدر پیغمبروں اور ان جیسے نیک بزرگوں کو پکارتے تھے پھر بھی انہیں کافر قرار دیا گیا۔ حالانکہ وہ اقرار کرتے تھے۔ کہ اللہ ہی خالق و رازق اور مدبر الامور ہے۔

جب آپ کو یہ معلوم ہو گیا۔ تو آپ کو لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کا معنٰی بھی سمجھ میں آگیا۔ اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ جو کوئی شخص کسی جلیل القدر پیغمبر یا مقرب فرشتے کا قصد کرے یا اسے پکارے یا اسی سے استغاثہ کرے تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ اور یہی وہ کفر ہے۔ جس کی بناء پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لڑائیاں لڑیں۔

ایک سوال

اگر مشرکین میں سے کوئی شخص یہ کہے کہ ہم مانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی خالق و رازق اور دنیا کے کاموں کو چلانے والا ہے لیکن .....
یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بزرگ، اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرب ہوں. اور ہم جو انہیں پکارتے ہیں. اور ان کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں یا ان کے آستانوں پر جا کر ان سے استغاثہ کرتے ہیں. تو اس سے ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے. کہ ان کا اللہ کے ہاں بڑا مرتبہ ہوتا ہے. اور وہ اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے. ورنہ ہم سمجھتے ہیں. کہ خالق و مالک اور دنیا کے کام چلانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے.....

جواب

تو آپ اسے جواب دیں کہ یہی عقیدہ ابوجہل وغیرہ مشرکین کا تھا کہ وہ حضرت عیسٰی اور حضرت عزیر علیہما السلام اور فرشتوں اور ولیوں کو پکارتے تھے. اور ان سے سفارش طلب کرتے تھے. قرآن مجید میں اللہ نے ان کا عقیدہ اسطرح بیان کیا ہے.

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ (سورۃ زمر۔ ۲)

اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو اولیاء بنایا ہے (وہ کہتے ہیں) کہ ہم تو ان کی پرستش اس لیے کرتے ہیں. کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں.

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُنَا عِنْدَ اللّٰهِ.
(یونس ۱۸)

اور وہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش کرتے ہیں۔ جو نہ انہیں نفع دے سکتے نہ نقصان اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔

جب آپ مکمل طور پر غور فرمائیں گے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ کفارِ مکہ اس بات کی شہادت دیتے تھے۔ کہ خلق اور رزق اور تدبیر امور میں اللہ یکتا ہے۔ لیکن حضرت عیسیٰ، فرشتوں اور ولیوں کی پرستش سے ان کا مقصد یہ ہوتا تھا۔ کہ وہ انہیں اللہ کے قریب کر دیں گے۔ اور اس کے حضور ان کی سفارش کریں گے۔

اور آپ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ کفار میں بالخصوص عیسائی رُھبان (پوپ، سینٹ) لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر اپنے گرجوں (کنیسا) (عبادت خانوں) میں دن رات اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اور زاہدانہ زندگی گزارتے ہیں۔ اور جو کوئی ان کے پاس جائے۔ اسے صدقہ بھی دیتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ کافر اور اللہ کے دشمن اور دائمی جہنمی ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے عقیدے کے سبب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر اولیاء کو پکارتے ہیں۔ اور ان کے نام پر ذبح بھی کرتے ہیں اور ان کے نام کی نیاز بھی دیتے ہیں۔ اب آپ پر واضح ہوگیا ہے کہ وہ اسلام جس کی طرف ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کیا ہے ؟

اور آپ پر یہ بھی ظاہر ہو گیا۔ کہ اکثر عوام، اسلام کے اس بنیادی عقیدے سے کسقدر دُور ہیں؟ (اور گمراہی کے بھنور میں پھنسے ہوتے ہیں۔) اور آپ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا مفہوم بھی ظاہر ہو گیا۔ کہ

بَدَءَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ۔

کہ اسلام غربت سے شروع ہوا تھا۔ اور عنقریب اسیطرح غریب بن لوٹے گا۔ جسطرح اسکی ابتداء ہوئی تھی۔

میرے بھائیو!

میں تمہیں اللہ رب العزت کا واسطہ دیکر کہتا ہوں۔ کہ تم اوّل تا آخر مکمل طور پر اپنے اصل دین کو مضبوطی سے پکڑو۔ اس کی بنیاد لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کی شہادت ہے۔ اور اس کا معنی سمجھو اور اس کلمہ سے والہانہ محبت رکھو۔ اور اس کلمہ طیبہ کے تقاضے پورے کرنے والوں سے محبت کرو۔ اور انہیں اپنا بھائی سمجھو اگرچہ وہ تم سے دور ہوں۔ تب بھی اور طاغوت اور معبودان باطلہ کا انکار کرو۔ اور ان کے پرستاروں سے بغض اور دشمنی رکھو۔ اور ان سے محبت رکھنے والوں یا ان کا دفاع کرنے والوں سے نفرت کا اظہار کرو۔ اور انہیں کافر نہ کہنے والوں سے بغض رکھو۔ اگر کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہے کہ ہمیں ایسے لوگوں سے کوئی سروکار نہیں یا یہ کہے کہ اللہ نے ہمیں اس کا مکلف نہیں بنایا۔ تو ایسے شخص نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ کیونکہ اللہ نے ہمیں اس کا مکلف بنایا ہے، اور ہم پر ان سے قطع تعلق لازم کیا ہے۔ اگرچہ وہ ہماری اولاد یا ہمارے بھائی بند ہی کیوں نہ ہوں۔ خدارا ان ضروری باتوں پر کاربند ہو جاؤ۔ تاکہ تم اللہ رب العزت سے اس حال میں ملو کہ تمہارا دامن شرک سے پاک ہو۔ اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔

اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ

آخری گذارش

ہم اپنی گذارش کو اس آیت مبارکہ پر ختم کرتے ہیں۔ جو رب العزت نے اپنی پاک کتاب قرآن حکیم میں نازل کی ہے۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے وقت کے مشرکین کا کفر، ان مشرکین سے کس قدر بڑا ہے۔ جن کے ساتھ ہمارے ہادیٔ اعظم سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی لڑی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِیَّاہُ فَلَمَّا نَجّٰکُمْ اِلَی الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَکَانَ الْاِنْسَانُ کَفُوْرًا (بنی اسرائیل)

اور جب تمہیں سمندر میں مصیبت پہنچتی ہے (سمندری طوفان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ڈوبنے کا خطرہ ہوتا ہے تو اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہو۔ وہ سب گم ہو جاتے ہیں۔ جب وہ تمہیں ساحل پر پہنچا دیتا ہے۔ تو تم منہ موڑ لیتے ہو۔ اور انسان بڑا ناشکرا ہے۔ آپ نے سن لیا کہ اللہ رب العزت نے کفار کے متعلق بیان کیا ہے۔ انہیں جب مصیبت پڑتی تو وہ اپنے پیروں اور مشائخ کو چھوڑ دیتے اور ان سے استغاثہ (فریاد) نہیں کرتے تھے۔ بلکہ صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کو پکارتے۔ اور اکیلے خدا کے سامنے فریاد کرتے۔ جب مصیبت ٹل جاتی تو پھر دوسروں کو پکار کر شرک میں مبتلا ہو جاتے۔

اور آپ آج کل کے مشرکین کو دیکھ رہے ہیں۔ اور شاید ان میں چند مدعیان علم بھی ہوں۔ اور وہ عبادت بھی کرتے ہوں۔ اور زاہد بھی بنتے ہوں۔ جب انہیں مصیبت گھیر لیتی ہے۔ تو کھڑے ہو کر اللہ کے سوا دیگر معروف اولیاء مثلاً پیر عبد القادر جیلانی وغیرہم کو پکارتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر حضرت زید بن خطاب و حضرت زبیر کے نام کی دہائی دیتے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی آگے بڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے ہیں۔ (حالانکہ آپ کی زندگی میں ایک شخص نے آپ کے سامنے ایسا کیا تو آپ نے اسے ڈانٹ پلائی۔ اور سختی سے منع کیا۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نکتہ توحید

اللہ رب العزت نے انبیائے کرامؑ کو جن اقوام کے پاس تبلیغ کے لیے بھیجا۔ ان میں سے کوئی قوم ایسی نہ تھی جو اللہ احکم الحاکمین کی ربوبیت اور حاکمیت کو تسلیم نہ کرتی ہو۔ البتہ ابلیس ملعون نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈال دی تھی کہ جیسے دنیاوی بادشاہوں تک بغیر واسطے وسیلے کے رسائی ممکن نہیں۔ اسی طرح اللہ رب العلمین کے دربار میں بھی ولیوں (الٰہوں) کے واسطے وسیلہ کے بغیر رسائی ممکن نہیں۔

چنانچہ اس ملعون نے نوح علیہ السلام کی قوم کو بڑے ڈرامائی انداز سے قتل اور زنا سے بھی بڑے گناہ (شرک) میں مبتلا کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سورۃ نوحؑ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وَدّ، سُواع، یغوث، یعوق، نسر قوم نوحؑ کے پانچ بڑے بزرگ تھے۔ جن کی ولایت کا چرچا عام تھا۔ اور لوگوں کو ان کی مجلس میں روحانی سرور اور لذت نصیب ہوتی تھی۔ اور سب کے سب مل کر خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرتے تھے۔

جب یہ بزرگ فوت ہو گئے۔ تو لوگوں کو بڑا غم ہوا۔ اور وہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روحانی لذت میں کمی محسوس کرنے لگے۔ جو انہیں بزرگوں کو محفل میں نصیب ہوتی تھی۔ چنانچہ ابلیس لعین نے انہیں مشورہ دیا کہ اب وہ بزرگ تو زندہ نہیں ہوسکتے۔ البتہ ان کے مجسمے (بت) بناکر اپنی عبادت گاہوں میں نصب کرلو۔ تاکہ ان مجسموں کو دیکھ کر ان کی روحانی مجالس کی یاد تازہ رہے۔ اور عبادت الٰہی میں وہ سرور حاصل ہوسکے۔ جس کی تمنا دِلوں میں ہے۔ چنانچہ لوگوں نے بطورِ یادگار ان کے مجسمے بناکر عبادت گاہوں میں نصب کردیئے۔ اور ان کی پوجا نہ کی۔ بلکہ خالص اللہ ہی کو پکارتے اور اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوتے۔ جب یہ نسل فوت ہوگئی۔ تو شیطان نے ان کی اولاد سے کہا کہ تمہارے آباؤ اجداد تو اِن بزرگوں سے مانگتے تھے اور ان کی حاجتیں ان کے واسطے اور وسیلے سے پوری ہوتی تھیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کی اولاد اِن ولیوں کی پوجا کرنے لگی۔[۱]

بُتوں کے متعلق اہلِ مکہ کا نظریہ

آگے چل کر یہی بیماری عمرو بن لحی خزاعی کے سبب مکہ میں بھی آگئی اور بیت اللہ میں بھی تین سو ساٹھ (۳۶۰) مجسمے نصب ہوگئے۔ اور لوگ یہ سمجھ کر یہ بت بزرگوں کی روحوں کا مرکز ہیں۔ اور جب انہیں پکارا جاتا ہے۔ تو یہ روحیں اللہ کے دیئے ہوئے اختیارات سے اپنے پجاریوں

---

[۱] صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۷۳۲، اغاثۃ اللہفان جلد اول صفحہ ۲۰۳، جلد دوم صفحہ ۲۰۵، بحوالہ تفسیر ابن جریر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مشکل حل کر دیتی ہیں۔[1]

چنانچہ مشرکین مکہ عام نارمل حالات میں انہیں دیوتا اور سفارشی سمجھ کر پکارتے اور حاجت روائی اور مشکل کشائی کی غرض سے ان کے آستانوں پر جاتے اور وہاں نذر و نیاز دیتے۔ اور وہاں اعتکاف وغیرہ کرتے۔ البتہ جب کڑی مشکل پیش آتی تو انہیں چھوڑ کر صرف اللہ کو پکارتے قرآن حکیم میں ہے۔

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ . لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ[2]

اللہ وہی تو ہے جو تم کو خشکی اور تری میں سیر کراتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو۔ اور وہ ان (سواروں) کو خوشگوار ہوا کے ساتھ لے کر چلتی ہیں۔ اور وہ خوش ہوتے ہیں۔ تو ایک تند ہوا آتی ہے۔ اور ہر طرف سے پانی کی موجیں آتی ہیں۔ (جن سے کشتی غرق ہونے کا خطرہ ہوتا ہے) اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب گھر گئے۔ تو

---

[1] الفوز الکبیر مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [2] سورۃ یونس آیت ۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر خالص عقیدہ توحید کے موافق صرف اللہ کو پکارتے ہیں. کہ اگر تو ہمیں اس کڑی مصیبت سے نجات دے دے. تو ہم تیرے شکر گذار بن جائیں گے.

دوسرے مقام پر ہے.

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ؁

جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں. تو اللہ کو خلوص عبادت سے پکارتے ہیں. جب وہ انہیں (سمندر سے ڈوبنے سے) بچا کر خشکی کی طرف لے آتا ہے. تو پھر شرک کرنے لگتے ہیں.

چنانچہ فتح مکہ کے بعد عکرمہؓ بن ابی جہل اپنے قتل ہونے کے خوف سے ملک یمن میں پناہ لینے کے لیے ساحل سمندر پر پہنچ گئے. اور کشتی میں سوار ہو کر بحری سفر عبور کرنے لگے. کہ اچانک تند و تیز آندھی نے آگھیرا. تو کشتی والوں نے کہا کہ اب صرف اللہ کو پکارو کیونکہ ہمارے حاجت روا اور مشکل کشا معبود (الٰہ) یہاں ہمیں نہیں بچا سکتے.

عکرمہ کہتے ہیں. کہ میں نے اپنے دل میں کہا اگر یہاں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں بچا سکتا. تو پھر خشکی میں بھی اللہ کے علاوہ اور کوئی بچانے

؁ عنکبوت ۶۵

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا نہیں۔ وہیں عہد کیا کہ اگر اللہ مجھے سلامت لے گیا۔ تو میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیعت کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے آکر آپ کی بیعت کر لی۔ اور مسلمان ہو گئے[۱]

جب ابرہہ کافر نے بیت اللہ پر چڑھائی کی تو اس وقت مشرکین عرب کے تین سو ساٹھ ۳۶۰ حاجت روا اور مشکل کشا معبود حرم پاک میں پڑے ہوئے تھے۔ لیکن جناب عبدالمطلب نے ان کے واسطے، وسیلے چھوڑ کر خالص اللہ کو پکارا کہ اے اللہ تو ہی ہمیں اس ظالم سے بچا۔ اور اپنے گھر کی حفاظت فرما[۲]

الغرض بتوں کے متعلق مشرکین عرب کا نظریہ یہ نہیں تھا۔ کہ وہ خالق کائنات ہیں۔ یا فاطر السمٰوات والارض ان کے اندر بیٹھا ہوتا ہے۔ بلکہ ان کا خیال یہ تھا کہ جن ہستیوں اور شخصیتوں کی یہ مورتیں ہیں۔ اور ان کی روحیں ان میں آتی ہیں۔ اور روحانی تصرف کر کے اُن کی مشکلات حل کرتی ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ کے ہاں پجاریوں کی سفارش کرتی ہیں۔

إلٰہ کی تعریف

سابقہ گذارشات سے صاف معلوم ہو گیا۔ کہ وہ بتوں کو اللہ

---

[۱] نسائی، ابوداؤد بحوالہ جمع الفوائد جلد دوم صفحہ ۱۶۰ [۲] تفسیر معالم التنزیل مع تفسیر خازن جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۴۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ بلکہ اِلٰہ سمجھ کر پکارتے تھے۔ اور اِلٰہ کا معنیٰ یہ ہے کہ هُوَ الْمَأْلُوْهُ بِالْعِبَادَةِ، هُوَ الَّذِيْ تَأْلَهُهُ الْقُلُوْبُ لِحُصُوْلِ نَفْعٍ وَّ دَفْعِ ضُرٍّ[1]

کہ اِلٰہ وہ ہے جسکا تقرب حاصل کرنے کے لیئے اس کی عبادت کی جائے۔ اور جس کو دل چاہتے ہوں اور مشکل کشائی و حاجت روائی کے لیئے اس کا قصد کرتے ہوں۔

سادہ لفظوں میں اِلٰہ کی تعریف یہ ہے کہ جس کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارا جائے۔ اور اس کے سامنے نیاز مندانہ سر جھکایا جائے۔ اور اس کے نام کی نذر و نیاز دی جائے۔

تو جس کسی نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کے سامنے نیاز مندانہ سر جھکایا۔ اور اس کے نام کی نذر نیاز دی یا اسے حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارا تو اس نے اسے اِلٰہ بنا لیا۔

مشرکین مکہ نے ایسے کئی اِلٰہ، (غوث، قطب) بنا رکھے تھے۔ چنانچہ وہ ان پر توکل و امید کر کے ان کے آستانوں پر جاتے۔ اور وہاں سر جھکاتے۔ اور ان کے نام کی نذر نیاز دے کر ان سے فریادیں کرتے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے معبودوں کا تذکرہ بھی کر دیا جائے تاکہ ہمارے قارئین کرام اچھی طرح سمجھ جائیں وہ کون تھے۔

---

[1] الجامع الفرید مطبوعہ الریاض سعودی عرب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین مکہ کے الٰہوں کا تعارف

ھبل، لات، منات، عزّیٰ، حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل
اساف۔ نائلہ وغیرہ۔

ھُبَلُ:۔ یہ ایک انسانی شکل کا مجسمہ تھا۔ جو سرخ عقیق سے بنا تھا۔ جب اسے مکہ لایا گیا تھا۔ تو اس کا ایک بازو ٹوٹا ہوا تھا۔ تو قریش نے وہ بازو سونے کا بنا دیا۔ اور بیت اللہ میں لاکر رکھدیا[1]

لَات:۔ اس کے متعلق ترجمان القرآن حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ كَانَ اللَّاتُ يَلُتُّ السَّوِيقَ لِلْحَاجِّ۔ فَلَمَّا مَاتَ عَكَفُوا عَلَى قَبْرِهِ[2] کہ یہ بزرگ (ستو شاہ) حجاج کرام کو ستو گھول کر پلایا کرتا تھا۔ جب یہ فوت ہو گیا تو مشرکین نے اسکی قبر پر اعتکاف شروع کر دیا۔ اور اس کی عبادت شروع کر دی۔ اس کا آستانہ طائف میں تھا۔

مَنَات:۔ یہ قدیم بت تھا۔ اور عرب اس کے ساتھ نام بھی رکھتے تھے۔ عبدمنات۔ زیدمنات (جیسے ہمارے ہاں غلام دستگیر وغیرہ نام رکھے جاتے ہیں) اس کا آستانہ ساحل سمندر پر قدید کے مقام پر تھا[3]

---

[1] اغاثۃ اللہفان جلد دوم صفحہ ۲۱۵ [2] صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۷۲۰ کان تا للحاج
معالم التنزیل جلد ۶ صفحہ ۲۱۷ [3] معالم التنزیل جلد ۶ صفحہ ۲۱۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُزّیٰ:۔ یہ مکہ اور طائف کے درمیان مقام نخلہ پہ ایک درخت تھا۔ یہاں آستانہ تھا۔ اور اس پر بڑے ڈلے ہوتے تھے۔ اور قریش اسکی بے حد تعظیم کرتے تھے۔ جنگ اُحد میں ابوسفیان نے اس کا اور ہُبل کا نعرہ لگایا تھا۔[۱]

قریش جب کعبہ کا طواف کرتے تو پڑھتے تھے۔

وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی

اِنَّهُنَّ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى[۲]

لات، عزیٰ اور تیسرا منات یہ بڑے برگزیدہ ہیں۔ اور ان کی سفارش کی اللہ کے ہاں اُمید ہے۔

حضرت مریم علیہا السلام:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ اسمیں حضرت ابراہیم اور حضرت مریم کی تصویریں ہیں۔[۳]

حضرت ابراھیم اور اسماعیل علیہما السلام:۔ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے بیت اللہ کھولا گیا۔ تو آپ نے اس میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ (کیونکہ اس میں بت تھے) آپ نے حکم دیا کہ اندر رکھے ہوئے معبود باہر نکال دیئے جائیں فامر

---

[۱] ایضاً رواہ ابن القیم فی الہدی [۲] معجم البلدان لفظ لات

[۳] صحیح بخاری ص۲۱۲ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْاَزْلَامِ فَاُخْرِجَتْ چنانچہ صحابہ کرام نے انہیں باہر نکالا۔ ان میں حضرت ابراہیم و اسماعیل کے بُت بھی تھے۔ اور مشرکین نے ان کے ہاتھوں میں تیر تھما رکھے تھے؎۱

اسافؔ اور نائلہ :- ان دونوں نے حرم میں بدکاری کی تھی۔ اللہ نے ان دونوں کو بدکاری کی حالت میں مار کر پتھر بنا دیا۔ اہلِ مکہ نے عبرت کی خاطر ان کے بُت باہر نصب کر دیئے تھے۔ لیکن بعد والوں نے انہیں بزرگ قرار دیکر پوجنا شروع کر دیا؎۲

ان کے علاوہ ودّ، سواع، یغوث، یعوق، نسرا ور، ذوالخلصہ، عم انس (عمیانس) وغیرہ کے آستانے بھی خوب آباد تھے۔ اور ان کے میلوں (عرسوں) میں مرد و عورتیں شرکت کرتی تھیں۔ وہاں نذرانے دیئے جاتے تھے۔

اللہ کی قدرت کاملہ کا اقرار

یہ تھے ان کے الٰہ اور وہ مشرکین انہیں بارگاہِ الٰہی میں سفارشی اور کچھ صفات اور اختیارات میں ساجھی کی حیثیت سے پکارتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مشرکین

؎۱ بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۱۸

؎۲ اغاثۃ اللہفان جلد دوم احسن التفاسیر جلد اوّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے اور کہتے. لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اے اللہ میں حاضر ہوں . تیرا کوئی شریک نہیں. حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے وَیْلَکُمْ تمہاری خرابی ہو یہیں تک رہنے دو آگے کچھ نہ کہو . وہ اس کے آگے کہتے ہیں ۔

اِلَّا شَرِیْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِکُهٗ وَمَا مَلَكَ [1]

مگر ایسا شریک ہے وہ بھی تیرا بنایا ہوا ہے. اے اللہ تو اس کا بھی مالک ہے . وہ بذات خود کسی چیز کا مالک نہیں. یعنی وہ بھی تیرے ہی بنائے ہوتے ہیں اور تو نے ہی انہیں اختیارات بخشے ہیں .

یہ ہے ان کے عقاید کی تھوڑی سی تفصیل جن کی وجہ سے اللہ نے انہیں مشرک ٹھہرایا. اور ایسے مشرکانہ عقاید رکھنے والوں کے متعلق قرآن کریم میں ہے .

اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۝ مائدہ ۷۲

کہ جس کسی نے اللہ سے شریک کیا. اس پر اللہ نے جنت حرام کردی. اور اس کا ٹھکانا آگ ہے.

انبیاء کی بعثت کا اصلی مقصد اور ایسے ہی گندے عقیدے کی

---

[1] صحیح مسلم باب التَّلْبِیَةِ وَصِفَتُهَا.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجدید کے لیے انبیاء و رسل مبعوث ہوتے اور کتابیں نازل ہوئیں. اور حضرت نوح سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ تک سب پیغمبر یہی رہے یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ (رکوع نمبر ۵) اے میری قوم اللہ ہی کی (مالی، بدنی، قلبی) عبادت کرو. اس کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ (مشکل کشا، حاجت روا معبود) نہیں.

قوم ہود کا موقف

جب ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوتِ توحید دی تو انہوں نے جواب دیا. اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا (اعراف ۷)

کہ تو اس لیے آیا ہے کہ ہم اکیلے اللہ ہی کی عبادت کریں. اور اپنے آباؤ اجداد کے معبودوں کو چھوڑ دیں. غور فرماؤ انہوں نے اللہ کی عبادت سے انکار نہیں کیا ۔ لیکن اس کے ساتھ اپنے الٰہوں (قطبوں، ولیوں) کی پرستش چھوڑنا گوارا نہ کیا. اس لیے اللہ نے انہیں عذاب سے نیست و نابود کر دیا۔

رسول اللہ کی دعوت توحید پر مشرکین کا جواب

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ کو دعوت توحید دی. کہ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ پ ۲ رکوع ۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے۔ اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں ۔ وہ کہتے۔ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ؀ کیا اس نے سب خداؤں کے بجائے ایک خدا کر دیا ہے۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے، یعنی یہ عجیب پیغمبر ہے جو کہتا ہے۔ کہ صرف اللہ ہی الٰہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

یہ تھا اسلام کا مشرکین سے جھگڑا، اسلام کہتا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی الٰہ نہیں۔ مشرکین اس کلمہ توحید کا انکار کرتے اور کہتے کہ اللہ کے علاوہ اور بھی الٰہ ہیں۔ جن کی عبادت کر کے ہم تقرب الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ کہ ہم انہیں شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ [1] اور لِیُقَرِّبُوْنَا اِلَی اللّٰهِ زُلْفٰی کے طور پہ پوجتے ہیں۔ اللہ کے خالق و مالک ہونے کے بارے میں تو اسلام کا اِن سے جھگڑا ہی نہ تھا۔ کیونکہ نہ صرف یہ کہ وہ اللہ کے وجود کے اقراری تھے۔ بلکہ وہ تو یہ بھی مانتے تھے۔ کہ سب قوتوں، خزانوں اور تصرفات کا مالک اللہ ہی ہے۔ اس بات کے ثبوت کے لیے سورۃ یونس ۳۱، اور سورۃ مومنون آیت ۸۴ تا ۸۹ کا مطالعہ کیا جائے۔

---

[1] یونس رکوع ۲، نمبر ملاحظہ ۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامِ غور و فکر

قارئین کرام! یہ تھا مشرکین جاہلیت کا موقف اور ان کی بُت پرستی کا راز، جسے اللہ تعالیٰ نے شرک اکبر قرار دیا۔ اور اس کے مرتکبین کو ہمیشہ کے لیئے جہنمی ٹھہرایا۔ اِلاّ یہ کہ وہ مرنے سے پہلے توبہ کر لیں۔ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ۲۳ سالہ دورِ نبوت میں پورے ۱۳ سال اس کی تردید میں صرف کیئے۔ بالآخر حرم محترم اور جزیرۃ العرب کو ان باطل الٰہوں سے پاک کر دیا۔ فتح مکہ کے دن حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السّلام اور دوسرے بزرگوں کے بتوں کو بیت اللہ شریف سے نکال کر باہر پھینکوا دیا اور مشرکین عرب کے لات و عزیٰ اور منات جیسے بزرگوں کے آستانوں کو اپنے حکم سے ملیا میٹ کرا دیا۔ اور اعلان عام کیا کہ میری قبر پر بھی میلہ اور عرس نہ لگانا..... لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُمَا کُنْتُمْ (ابوداؤد)

اور پختہ قبریں بنانے اور ان پر آستانہ تعمیر کرنے سے منع کر دیا۔

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْہِ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ (مسلم)

بلکہ یہ بھی فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیتے تھے۔ خبردار تم نے ایسا نہ کرنا میں تمہیں اس بات سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رد کرتا ہوں۔ اَلَا مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذَالِکَ۔ (مسلم)

الغرض آپ کا بڑا مشن ہی یہی تھا کہ اللہ کے کلمہ کو بلند کیا جائے۔ اور دوسروں کی پوجا پاٹ کو ختم کیا جائے۔ اور اللہ کے وعدہ کے مطابق دین اسلام غالب ہو گیا۔ بت پرستی ختم ہو گئی۔ خلفائے راشدین اور خلفاء قریش کے دور میں دین توحید کا غلبہ رہا۔ بعد میں رسول اللہ کی پیش گوئی کے مطابق پھر آستانہ پرستی ہونے لگی۔ آپ نے فرمایا تھا۔۔۔۔ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ اَوْثَانَ (ابوداؤد)

کہ قیامت قائم نہ ہوگی۔ جب تک میری امت کے کئی قبیلے مشرکوں سے نہ مل جائیں۔ اور جب تک کہ میری امت کے کئی قبائل آستانوں کی پوجا نہ کریں۔

اور مسلم شریف میں یہ بھی ہے کہ جب تک لات اور عزیٰ کی دوبارہ پرستش شروع نہ ہو جائے۔ اگر آنکھیں باقی ہیں اور قلب و نظر میں بصیرت اور بصارت ہے تو گرد و پیش کو دیکھ لیں کہ کتنے آستانے پوجے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی کوئی بستی خالی نہیں۔ جہاں غیر اللہ کی پوجا نہ ہو رہی ہو، مساجد ویران ہیں۔ اور آستانے آباد ہیں مشرکین جاہلیت کی طرح بلکہ ان سے بھی

08329

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار قدم آگے غیر اللہ کی پرستش ہو رہی ہے۔ ان کے آستانوں پر اعتکاف بیٹھا جاتا ہے۔ انہیں سجدے کیے جاتے ہیں۔ ان کے نام پر نیازیں دی جا رہی ہیں۔ اور بکرے چھترے ذبح ہو رہے ہیں۔ انہیں حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارا جا رہا ہے۔ اور آیت يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ـــ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ کا پورا جواب دیا جا رہا ہے۔

سبحان اللہ اس صادق و مصدوق اور سچے رسول کی پیشگوئی پوری طرح ظہور پذیر ہے۔ کہ اس سے زیادہ تو آفتاب نصف النہار پہ یقین نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی* کہے کہ ایسے افعال و عقائد شرک نہیں ہے تو یوں کہے کہ آجتک اس دنیا میں شرک ہوا ہی نہیں۔ اور نہ کوئی امت بعد از ہدایت گمراہ ہوئی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ یہود و نصاریٰ نے اس دنیا میں شرک کیا ہی نہیں۔ اور نہ ان الزاموں میں سے کوئی الزام سچا ہے جو قرآن نے مشرکین جاہلیت پر لگائے۔ (نعوذ باللہ) اور نہ ہی کسی نبی نے اپنی امتوں پہ گمراہی اور شرک کے سچے الزام لگائے۔ یہودیوں نے کب کہا تھا کہ ہم گمراہ ہیں۔ اور عیسائیوں نے کب اقرار کیا تھا۔ کہ ہم بت پرست دوزخی ہیں۔ اور مشرکین عرب نے کب کہا تھا کہ ہم مشرک اور جہنمی ہیں۔ اور یہ کہ ان مورتوں اور پتھروں میں ناظر السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ بیٹھا ہوا ہے۔ اور کب انہوں نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی میں شرک کیا تھا. کہ یہی خالق کل شیئ ہیں. وہ بھی تو یہی کہتے تھے.

لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ. ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَاءُنَا عِنْدَ اللّٰہِ. اور مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَا اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی.

"کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں. اور ہم انہیں اس لیے پوجتے ہیں. کہ یہ ہمیں اللہ تک پہنچا دیں"

اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے پتھر اور صورت کو تو کبھی کسی نے معبود و حاجت روا نہیں مانا. بلکہ یہ بت اور صورتیں بھی تو کسی شخصیت یا ہستی کی ہوتی تھیں.

فَمَالِھٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَھُوْنَ حَدِیْثًا ہ

الاکتبة الإمام ...
۹۹-۰۰ ... ماڈل ٹاؤن ...
نمبر 08329

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سیدالاولیاء شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا پیغام

"عوام الناس ہر چاند کی گیارہویں تاریخ کو اللہ رب العزت کے پیدا کیے ہوئے جانوروں کے دودھ غیراللہ (یعنی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی) کی نذر کرتے ہیں۔ اور انہیں بارگاہ الٰہی میں واسطہ وسیلہ بناتے ہیں۔ ذرا حضرت کے فرمان کی روشنی میں دیکھو کہ ان میں اور پیر صاحب میں مشرق و مغرب جیسا فرق نہیں؟"

سَلُوا اللّٰہَ وَلَا تَسْأَلُوْا غَیْرَہٗ اِسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰہِ وَلَا تَسْتَعِیْنُوْا بِغَیْرِہٖ، وَیْحَکَ بِاَیِّ وَجْہٍ تَلْقَاہُ غَدًا، وَاَنْتَ تُنَازِعُہٗ فِی الدُّنْیَا مُعْرِضٌ عَنْہُ مُقْبِلٌ عَلٰی خَلْقِہٖ، مُشْرِکٌ بِہٖ، تُنْزِلُ حَوَائِجَکَ بِھِمْ، وَتَتَّکِلُ بِالْمُھِمَّاتِ عَلَیْھِمْ۔ اِرْفَعُوا الْوَسَائِطَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ الخ:۔

لوگو! اللہ سے مانگا کرو، غیروں سے نہ مانگو۔ اللہ سے مدد طلب کیا کرو غیروں سے نہیں (اے انسان) تجھ پر افسوس تو قیامت والے دن کس منہ سے اللہ کی ملاقات کرے گا، تو دنیا میں اس سے جھگڑتا ہے۔ اس سے روگردانی کرتا ہے، مخلوق کے سامنے جھکتا ہے، اللہ کیساتھ شرک کرتا ہے۔ مشکلات اور ضروریات غیروں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور مشکل کاموں میں ان پر توکل کرتا ہے۔

لوگو! اپنے اور اللہ کے درمیان واسطے وسیلے دور کر دو۔

(فتح الربانی تالیف شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

کاتب بشیر احمد قمر جرنیل